

عصر حاضر میں سوشل میڈیا کے ابلاغی چیلنجز اور قرآنی اصول تبیین: سورت الحجرات اور سیرت طیبہ کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

Contemporary Communication Challenges of Social Media and the Qur'anic Principle of Verification: A Research Study in the Light of Surah Al-Hujurat and the Prophetic Seerah

1. Dr. Muhammad Arif
arif.hu1981@yahoo.com

Teaching Assistant, Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University, Mansehra.

2. Dr. Riffat Shaheen
riffats2212@gmail.com

Assistant professor Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University, Mansehra.

3. Ms. Kinza Javed
kizwa.swati@gmail.com

M.phil Scholar Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University, Mansehra.

Vol. 03, Issue, 04, Oct-Dec 2025, PP:132-145

OPEN ACCES at: www.irjicc.com

Article History	Received	Accepted	Published
	15-10-25	03-11-25	30-12-25

Abstract

In the contemporary digital age, social media has emerged as one of the most influential and fastest means of communication, transforming the way information is produced, shared, and consumed. However, this rapid expansion of digital communication has also generated serious challenges, including fake news, misinformation, propaganda, character assassination, and the misuse of information technologies. This research paper examines the Qur'anic principles of news verification and responsible communication in the light of Surah

Al-Hujurat (Verse 6) and explores their relevance to modern social media challenges. The study provides a detailed analytical review of the key Qur'anic concepts, including Jā'a-kum Fāsiqun (verification of the source), Naba' (significant information), Fatabayyanu and Fatathabbatu (verification and caution), and Nādimeen (regret after harmful actions). It argues that the Qur'anic framework presents a comprehensive ethical model for information management, emphasizing source credibility, careful investigation, avoidance of haste, and protection of social harmony. Furthermore, the research analyzes practical examples from the Seerah of Prophet Muhammad ﷺ including the incident of Banū Mustaliq, the Battle of Uhud, the Battle of Ahzab, and the incident of Ifk, to demonstrate the Prophetic methodology of crisis communication, fact-checking, and responsible information handling. The study highlights that the Prophetic approach was based on wisdom, verification, strategic decision-making, and prevention of social disorder. The findings reveal that the Qur'anic and Prophetic model of communication provides a timeless ethical framework for addressing contemporary digital problems. In the era of viral culture and instant sharing, the principles of verification, responsibility, and digital accountability derived from Islamic teachings can contribute significantly to creating a truthful, balanced, and morally responsible information environment.

KeyWords: *Qur'anic Communication Ethics, Surah Al-Hujurat, News Verification, Social Media Challenges, Fake News, Misinformation, Digital Ethics, Fact-Checking, Prophetic Methodology, Seerah of Prophet Muhammad ﷺ, Information Management, Responsible Communication.*

موضوع کا تعارف:

عصر حاضر میں سوشل میڈیا (Social Media) انسانی ابلاغ کا سب سے بڑا، تیز ترین اور موثر ترین ذریعہ بن چکا ہے۔ ٹیکنالوجی کے اس انقلاب نے جہاں معلومات کی رسائی کو بے حد آسان اور تیز رفتار بنا دیا ہے، وہاں اس کے بطن سے فکری، اخلاقی، سماجی اور سیاسی نوعیت کے بے شمار نئے سنگین چیلنجز نے بھی جنم لیا ہے۔ ان چیلنجز میں سب سے خطرناک اور تباہ کن چیلنج فیک نیوز (Fake News)، افواہ سازی، پروپیگنڈا، کردار کشی (Character Assassination) اور ففٹھ جرنیشن وار فیئر (Fifth Generation Warfare) کا بے لگام پھیلاؤ ہے۔ سوشل میڈیا کا موجودہ ڈھانچہ "کلک بیٹ" (Clickbait) اور "وائرل کلچر" (Viral Culture) پر قائم ہے، جہاں خبر کی صداقت سے زیادہ اس کی سنسنی خیزی اور پھیلانے کی رفتار کو اہمیت دی جاتی ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 6 ابلاغ عامہ کا ایک جامع "سوشل کوڈ" فراہم کرتی ہے۔ یہ مقالہ اس آیت کے تفسیری، لسانی اور فقہی پہلوؤں کا جائزہ لیتا ہے اور سیرت طیبہ کے عملی واقعات (جیسے غزوہ احد،

عصر حاضر میں سوشل میڈیا کے ابلاغی چیلنجز اور قرآنی اصولِ تبیین: سورت الحجرات اور سیرت طیبہ کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

احزاب اور واقعہ اُفک) کی روشنی میں جدید ڈیجیٹل مفسدات کا حل پیش کرتا ہے۔¹

اس تفصیلی اور جامع تحقیقی جائزے کا بنیادی مقصد سورۃ الحجرات کی روشنی میں قرآنی اصولِ خبر رسانی کا عمیق، تفسیری، فقہی اور تجزیاتی مطالعہ پیش کرنا ہے، اور یہ واضح کرنا ہے کہ موجودہ دور کے ڈیجیٹل ابلاغی مفسدات اور چیلنجز کا حل قرآن کریم کی اس آفاقی آیت کے اطلاق میں کس طرح پوشیدہ ہے۔ یہ مقالہ تفسیری مراجع کی روشنی میں تیار کیا گیا ہے تاکہ اس کی علمی ثقاہت اور تحقیقی معیار برقرار رہے۔

تفسیری و علمی تجزیہ: آیتِ تصدیق کا مفصل مطالعہ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۃ الحجرات میں صراحت کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْحَبُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو نادانی میں نقصان پہنچا بیٹھو، پھر اپنے کیے پر پشیمان ہونا پڑے۔²

یہ آیت مبارکہ قرآنی اصولِ ابلاغیت میں "آیتِ تصدیق" یا "آیتِ تبیین" کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس کے ایک ایک لفظ میں علم، حکمت اور عمرانی قوانین کے سمندر پوشیدہ ہیں۔

1- سبب نزول اور تاریخی پس منظر (Occasion of Revelation)

اس آیت کا سبب نزول اس قرآنی اصول کی عملی، سیاسی اور سماجی اہمیت کو پوری طرح واضح کرتا ہے۔ جمہور مفسرین کرام (جیسے امام ابن کثیر، امام قرطبی اور امام سیوطی) کے مطابق یہ آیت حضرت ولید بن عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہ کے ایک واقعے کے پس منظر میں نازل ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد ولید بن عقبہ کو بنو مصطلق کے قبیلے سے زکوٰۃ اور صدقات جمع کرنے کے لیے سفیر بنا کر بھیجا۔ بنو مصطلق نے جب سنا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرستادہ تشریف لا رہا ہے، تو وہ ان کی تعظیم، استقبال اور خوش آمدید کے لیے بڑی تعداد میں شہر سے باہر نکل آئے۔ ولید بن عقبہ نے جب دور سے ایک بڑے ہجوم کو اپنی طرف آتے دیکھا، تو جاہلیت کی پرانی دشمنی کے خوف کی وجہ سے ان کے دل میں وہم پیدا ہوا کہ شاید یہ لوگ ان پر حملہ کرنے یا انہیں قتل کرنے آرہے ہیں۔ وہ وہاں سے فوراً واپس مڑ گئے اور مدینہ منورہ پہنچ کر بارگاہ رسالت ﷺ میں یہ سنسنی خیز خبر دے دی کہ بنو مصطلق مرتد ہو گئے ہیں، انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے اور وہ جنگ کے لیے لشکر تیار کر کے آرہے ہیں۔

یہ خبر عام ہوتے ہی مدینہ منورہ کے سیاسی اور دفاعی ماحول میں شدید ہيجان پیدا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے معاملے کی سنگینی اور حساسیت کو بھانپتے ہوئے جذبات میں آکر کوئی فوری فیصلہ نہیں فرمایا، بلکہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک تفتیشی دستہ روانہ کیا اور سخت ہدایت دی کہ کوئی بھی فوجی کارروائی کرنے سے پہلے صورتحال کی مکمل تحقیق اور تصدیق کی جائے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت بنو مصطلق کے علاقے کے قریب پہنچ کر وہاں خفیہ طور پر اپنے جاسوس دوڑائے۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید نے خود مشاہدہ کیا کہ وہاں مغرب اور عشاء کی اذانیں دی جا رہی ہیں، لوگ باجماعت نمازیں پڑھ رہے ہیں، اور اللہ کی بندگی میں مصروف ہیں۔ صبح کے وقت حضرت خالد بن ولید خود قبیلے کے سردار

الحارث بن ضرار سے ملے، تو معلوم ہوا کہ وہ تور رسول اللہ ﷺ کے سفیر کا انتظار کر رہے تھے اور اسلام پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ اس طرح ایک غلط اور غیر تصدیق شدہ خبر پر فوری کارروائی نہ کرنے (یعنی قرآنی تمیین) کے باعث ایک بہت بڑے خونی تصادم، بے گناہ انسانوں کے قتل عام اور دائمی پیشانی کو ٹال دیا گیا، اور اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر قیامت تک کے لیے ابلاغ عامہ کا قانون نافذ فرمادیا۔³

2۔ لسانی، لغوی اور اصطلاحی گہرائی (Linguistic & Textual Analysis)

قرآن مجید کے الفاظ تو یقینی اور معجزانہ ہیں۔ اس آیت میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کا لسانی تجزیہ درج ذیل ہے:

”**فاسق**“: (Transgressor / Unreliable Source) لغت میں ’فسق‘ کے معنی ہیں ”خروج عن الطاعة“ یعنی کسی محفوظ دائرے یا حد سے باہر نکل جانا (جیسے کھجور کا دانہ اپنے چھلکے سے باہر نکل جائے)۔ شریعت کی اصطلاح میں فاسق اس شخص کو کہتے ہیں جو کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرے یا صغیرہ گناہوں پر اصرار کر کے اللہ کی اطاعت کے دائرے سے نکل جائے۔ خبر رساں کے لیے قرآن کا ”فاسق“ کی قید لگانا یہ واضح کرتا ہے کہ ہر اس شخص کی خبر شرعاً مشکوک اور ناقابل قبول ہے جس کا کردار، دیانت، سچائی اور تقویٰ معلوم نہ ہو، یا جس کا ماضی جھوٹ اور فریب سے آلودہ ہو۔ سوشل میڈیا کے تناظر میں گمنام اکاؤنٹس (Anonymous Accounts)، بوٹس (Bots)، فیک آئیڈیز (Fake Profiles) اور غیر تصدیق شدہ ویب سائٹس اسی ”فاسق“ کے دائرے میں آتی ہیں کیونکہ ان کے ڈل مین یا سورس کا کوئی اخلاقی یا قانونی وجود نہیں ہوتا۔

”**نبأ**“: (Information of High Consequence) عربی زبان میں ہر چھوٹی بڑی بات یا خبر کو ’خبر‘ (Khabar) کہہ دیا جاتا ہے، لیکن ”نبأ“ صرف اس خبر کو کہا جاتا ہے جو انتہائی اہم، عظیم الشان، اور اپنے اندر کوئی بڑا مادی، سماجی، سیاسی یا مذہبی اثر رکھتی ہو (Information that carries significant consequences)۔ قرآن کا یہاں ’نبأ‘ کا لفظ استعمال کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ عام روزمرہ کی معمولی باتوں سے ہٹ کر، جب کوئی ایسی خبر مارکیٹ میں آئے جس سے کسی فرد کی عزت، کسی قوم کی سلامتی، یا معاشرے کے امن کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہو، تو وہاں تحقیق کا قانون سختی سے لاگو ہوگا۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والے سیاسی سکینڈلز، مذہبی منافرت پر مبنی پوسٹس اور جنگی افواہیں ”نبأ“ کی بدترین مثالیں ہیں۔

”**تَمَيَّنُوا** اور ”**تَمَيَّنُوا**“ کی بلاغت (The Dual Dimension of Verification) علم قراءات کی روشنی میں یہ لفظ ایک عظیم الشان ابلاغی معجزہ ہے۔ ائمہ قراءات میں سے امام حمزہ، امام کسائی اور امام خلف دہم نے اسے ”**تَمَيَّنُوا**“ (تاء اور باء کے ساتھ) پڑھا ہے، جبکہ باقی ائمہ قراءات (جیسے امام عاصم، نافع وغیرہ) نے اسے ”**تَمَيَّنُوا**“ (باء اور یاء کے ساتھ) پڑھا ہے۔⁴

”**تَبَيَّنَتْ**“: (To Pause and Refrain from Haste) اس کا مطلب ہے ثبات اختیار کرنا، یعنی خبر ملتے ہی فوری طور پر کوئی جذباتی ردِ عمل (Reaction) ظاہر نہ کرنا، بلکہ اپنے جذبات پر قابو پا کر رک جانا (Dynamic Pausing)۔ ”**تَبَيَّنَتْ**“: (To Seek Clarification and Evidence) اس کا مطلب ہے بیان اور وضاحت حاصل کرنا، یعنی خبر کے مآخذ، حقائق، شواہد اور پس منظر کی گہرائی میں جا کر اس کی سچائی کو سفید و سیاہ کی طرح واضح کرنا (Fact-Checking & Deep Investigation)۔

عصر حاضر میں سوشل میڈیا کے ابلاغی چیلنجز اور قرآنی اصولِ تبیین: سورت الحجرات اور سیرت طیبہ کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

یہ دونوں متواتر قراءات مل کر ابلاغ عامہ کا ایک دو قدمی جامع فارمولا (Two-Step Verification Process) بناتی ہیں: یعنی جیسے ہی سوشل میڈیا پر کوئی سنسنی خیز پوسٹ نظر آئے، تو پہلا قدم "ثبت" ہے (کہ اسے فوراً لائیک یا آگے شیئر کرنے سے رک جائیں) اور دوسرا قدم "تبیّن" ہے (کہ معتبر مآخذ سے اس کی سچائی کا پتہ لگائیں)۔

مفسرین کرام کے مناجح اور فقہی اصولِ استدلال

ائمہ تفسیر اور فقہاء عظام نے سورۃ الحجرات کی اس آیت سے اسلام کے بڑے بڑے قانونی، عدالتی اور ابلاغی اصول مستنبط کیے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

1- اصولِ حدیث میں "عدالتِ راوی" کا قانون

امام ابو بکر جصاص (متوفی 370ھ) اپنی شہرہ آفاق تصنیف احکام القرآن میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فاسق کی خبر پر تحقیق کو واجب قرار دیا ہے۔ اس سے یہ منطقی نتیجہ نکلتا ہے کہ جو شخص "عادل" (سچا، دیانت دار، باکردار) ہو، اس کی خبر کو بغیر نقوش کے قبول کیا جائے گا۔ یہی وہ فقہی اور تفسیری استدلال ہے جس نے علم حدیث میں "جرح و تعدیل" (Critique and Attestation of Narrators) کے اس عظیم الشان نظام کو جنم دیا جس کی نظیر دنیا کی کسی تہذیب میں نہیں ملتی۔ مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہر خبر (حدیث) کو قبول کرنے سے پہلے اس کے راویوں کے کردار، یادداشت، اور سچائی کی جانچ کے لیے لاکھوں راویوں کے بایو ڈیٹا پر مبنی اسماء الرجال کی کتب مرتب کیں۔⁵ اگر یہی اصول آج ہم سوشل میڈیا پر لاگو کریں تو فیک نیوز کا فتنہ دم توڑ دے۔

2- جذباتی اور فوری ردِ عمل کی نفسیاتی و اخلاقی ممانعت

امام محمود بن عمر الزمخشری (متوفی 538ھ) تفسیر الکشاف میں اس آیت کی نفسیاتی جہت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آیت کا اگلا حصہ "إِنَّ نَافِثَاتٍ فِیْهِمْ یُحْمَلْنَ" (کہیں تم کسی قوم کو نادانی میں نقصان نہ پہنچا بیٹھو) یہ واضح کرتا ہے کہ بغیر تبیین اور بغیر مثبت کے اٹھایا جانے والا ہر قدم علم پر نہیں بلکہ "جہالت" (Ignorance/Emotional Impulse) پر مبنی ہوتا ہے۔ جب انسان بغیر سوچے سمجھے کسی افواہ پر یقین کر کے کوئی تبصرہ، پوسٹ یا شیئر کرتا ہے، تو وہ معاشرے میں کسی بے گناہ کی زندگی تباہ کر دیتا ہے، جس کا حتمی نتیجہ "ندامت" (Regret) ہے۔ سوشل میڈیا کا الگورتھم (Algorithm) انسان کی اسی عجلت پسندی اور جذباتیت سے فائدہ اٹھاتا ہے، جبکہ قرآن انسان کو فکری وقار اور ضبطِ نفس کی تعلیم دیتا ہے۔⁶

سوشل میڈیا کے چیلنجز اور قرآنی اصولوں کا انطباق

موجودہ ڈیجیٹل دور میں خبر رسانی کا پورا ڈھانچہ (Information Landscape) یکسر بدل چکا ہے۔ پرانے دور میں گیٹ کیپنگ (Gatekeeping) کا ایک نظام ہوتا تھا: اخباریائی وی چینل کا ایڈیٹر خبر کو سنسر اور فیکٹ چیک کرنے کے بعد نشر کرتا تھا۔ لیکن سوشل میڈیا (فیس بک، ایکس، ٹویٹر، واٹس ایپ، ٹک ٹاک) نے ہر عام انسان کو ایک "پبلشر" اور "سٹی زن جرنلسٹ" (Citizen Journalist) بنا دیا ہے۔ اب ہر شخص کے ہاتھ میں یہ طاقت ہے کہ وہ ایک سیکنڈ میں اپنی بات دنیا کے کروڑوں انسانوں تک پہنچا دے۔ اس بے لگام آزادی نے درج ذیل بڑے چیلنجز کو جنم دیا ہے، جن کا مقابلہ صرف قرآنی اصولوں کے انطباق سے ہی ممکن ہے:

1- فیک نیوز اور وائرل کلچر کا فتنہ

آج انٹرنیٹ پر باقاعدہ ایسی فیکٹریاں اور "ٹول مینوفیکچررز" موجود ہیں جن کا کام ہی جھوٹی، من گھڑت اور سنسنی خیز خبریں بنا کر گلے بٹورنا اور پیسہ کمانا ہے۔ ڈیپ فیک (Deepfake) ٹیکنالوجی کے ذریعے کسی بھی معزز شخص کی جعلی ویڈیو یا آڈیو اس طرح تیار کر دی جاتی ہے کہ عام انسان کے لیے فرق کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید کا اصول "إِن جَاءَ كُفْرًا فَاسِقٌ" ہمیں سکھاتا ہے کہ ٹیکنالوجی کتنی ہی جدید کیوں نہ ہو، اگر اس کا سورس یا فارورڈ کرنے والا غیر معتبر ہے، تو اس پر یقین کرنا شرعاً گناہ ہے۔

2- ڈیجیٹل لنچنگ اور کردار کشی (Digital Lynch Mob)

سوشل میڈیا پر کسی کے خلاف ایک جھوٹی پوسٹ یا ادھوری ویڈیو اپ لوڈ ہوتی ہے اور چند منٹوں میں لاکھوں لوگ بغیر تصدیق کے اس پر گالی گلوچ، لعن طعن اور فتویٰ بازی شروع کر دیتے ہیں۔ اسے اصطلاح میں "آن لائن ماب لنچنگ" یا "کینسل کلچر" (Cancel Culture) کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید نے چودہ سو سال پہلے خبردار کر دیا تھا کہ "إِنَّ تَصْيُوهًا لِّكُلِّ بَاطِلٍ" یعنی تمہاری یہ نادانی کسی ہنستے ہنستے گھرانے، کسی فرد کی عزت یا کسی قبیلے کو ہمیشہ کے لیے برباد کر سکتی ہے۔

3- فتنہ جزیں وار فیئر (نظریاتی و فکری انتشار)

جدید دور میں جنگیں بارود سے نہیں بلکہ معلومات اور پروپیگنڈے سے لڑی جاتی ہیں۔ دشمن ممالک فیک اکاؤنٹس کے ذریعے کسی معاشرے کے اندرونی تضادات (مذہبی، لسانی، سیاسی) کو ہوا دیتے ہیں تاکہ ملک کے اندر خانہ جنگی کی کیفیت پیدا ہو۔ سورۃ الحجرات کا یہ اصول اس فکری اور اعصابی جنگ کے خلاف ایک محکم ترین دفاعی ڈھال (Shield) فراہم کرتا ہے۔

قرآنی اصول خبر رسانی کا جامع موازنہ اور تجزیاتی جدول

سوشل میڈیا کے چیلنجز اور سورۃ الحجرات کے فراہم کردہ حل کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے درج ذیل جدول (Table) میں ایک تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے:

جدول

قرآنی اصطلاح/اصول	سوشل میڈیا کا ہم منصب چیلنج (Modern Digital Challenge)	شرعی و اخلاقی حکم (Shariah Ruling)	علمی، نفسیاتی اور معاشرتی اثر
جاء کُفْرًا فَاسِقٌ	گمنام اکاؤنٹس (Anonymous)، بوٹس، فیک نیوز پورٹلز، ڈیپ فیک ویڈیوز	ذرائع کا معتبر ہونا شرعاً لازمی ہے۔ نامعلوم سورس کی ہر سنسنی خیز پوسٹ مردود ہے	نظریاتی انتشار، فکری مفسدات اور بیرونی پروپیگنڈا سے تحفظ
بَیِّنَاتٍ	کلک	سنسنی خیز سیاسی و سماجی	سنسنی خیزی کا خاتمہ

عصر حاضر میں سوشل میڈیا کے ابلاغی چیلنجز اور قرآنی اصول تبیین: سورت الحجرات اور سیرت طیبہ کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

اور سنجیدہ ابلاغ کا فروغ	سکینڈلز، مذہبی منافرت کی ویڈیوز، خبر کی حساسیت اور اس کے سوسائٹی پر اثرات کا فوری ادراک کیا جائے	(Clickbait)	
جلد بازی، ہيجان اور سستی شہرت پسندی کے فتنوں کا سد باب	خبر ملنے پر فوری ردِ عمل دینا حرام ہے۔ اپنے جذبات پر قابو پا کر رکنا فرض ہے	وائرل کلچر، "سب سے پہلے شیئر کرنے" کا جنون، فوری ری ٹویٹ اور فارورڈ	تَقَبُّسُوا (توقف)
افواہ سازی کا خاتمہ اور معاشرے میں صرف سچ کا پھیلاؤ	خبر کے مآخذ، گواہوں اور شواہد کی سائنسی و عقلی تصدیق (Fact-Checking) واجب ہے۔	ادھوری ویڈیوز (Out of Context)، فبرکیٹڈ امیجز، بغیر فیکٹ چیک کے پروپیگنڈا	تَقَبُّسُوا (تحقیق)*
معاشرتی امن، باہمی احترام اور انسانی حرمت کی بحالی۔	کسی کی تذلیل، کردار کشی یا نقصان کا سبب بننا سنگین ترین کبیرو گناہ ہے	آن لائن ٹرولنگ (Trolling)، ڈیجیٹل ماب لپنگ، بغیر تحقیق کے فتوے اور گالیاں	بِجْمَانَةٍ
اخلاقی بیداری، ذمہ داری کا احساس اور آخرت کا خوف۔	پچھتاوے اور ندامت سے پہلے ہی احتیاط کی جائے کیونکہ انٹرنیٹ پر عزت واپس نہیں آتی۔	پوسٹ ڈیلیٹ کرنے کے بعد بھی ڈیجیٹل فٹ پرنٹ (Digital Footprint) کا باقی رہنا۔	نَادِرِینَ

قرآنی اصول خبر رسانی کے بنیادی ارکان (Pillars of Quranic Information Theory)

سورۃ الحجرات اور علوم القرآن کے دیگر مآخذ (جیسے سورۃ النساء اور سورۃ النور) کا مجموعی مطالعہ کیا جائے تو قرآنی اصول ابلاغیات کے چار بنیادی ستون سامنے آتے ہیں جن پر ایک صالح معاشرے کی بنیاد کھڑی ہوتی ہے:

1- توثیق مصدر (Source Verification)

خبر دینے والے کے کردار کی جانچ۔ اسلام کا قاعدہ ہے کہ خبر کی قیمت اس کے دینے والے کے اخلاقی وزن کے برابر ہوتی ہے۔ اگر خبر دینے والا جھوٹا، مفید یا نامعلوم ہے، تو اس کی دی گئی معلومات کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے گا۔

2- عدم غلت اور فکری وقار (Anti-Viral Reflex)

خبر سنتے ہی اسے آگے پھیلانے کے جنون پر قابو پانا۔ نبی کریم ﷺ نے اس قرآنی اصول کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو (بغیر تحقیق کے) آگے بیان کر دے۔⁷
یہ حدیث سوشل میڈیا کے ہر اس صارف پر صادق آتی ہے جو وائس ایپ پر آنے والے ہر میسج کو "فارورڈ ایڈریسڈ" (Forward as received) کر دیتا ہے۔

3۔ سیاق و سباق کا تحفظ (Contextual Integrity)

بات کو اس کے اصل ماحول اور پس منظر سے کاٹ کر پیش نہ کرنا۔ قرآن مجید نے تحریفِ کلام کو یہود کی بدترین خصلت قرار دیا ہے: "مُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ" (وہ باتوں کو ان کے اصل مقامات اور سیاق سے بدل دیتے تھے)۔ آج کل لمبی تقریروں یا انٹرویوز میں سے دو سیکنڈ کا کلپ کاٹ کر کسی کو بدنام کرنے کا جو دھندہ چل رہا ہے، وہ اسی قرآنی ممنوعات کا حصہ ہے۔

4۔ مصلحتِ عامہ کا ادراک (Public Interest Assessment)

قرآن مجید کا ایک اور شاندار اصول سورۃ النساء میں بیان ہوا ہے، جہاں افواہیں پھیلانے والے منافقین اور کمزور ایمان والوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا گیا:

اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر آتی ہے تو وہ اسے (فوراً) مشہور کر دیتے ہیں، حالانکہ اگر وہ اسے رسول (ﷺ) یا اپنے اولوالامر (اہل علم و حکومت) تک پہنچاتے، تو ان میں سے جو اس کی تہہ تک پہنچنے والے ہیں وہ اس کی حقیقت کا اندازہ لگا لیتے۔⁸

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی خبر سچی بھی ہو، تب بھی ہر سچی بات کو پبلک کرنا جائز نہیں ہوتا۔ اگر اس خبر کے پھیلنے سے معاشرے میں خوف، مایوسی یا سیکیورٹی کے مسائل پیدا ہوتے ہوں، تو اسے دبا دینا اور صرف ذمہ داران تک پہنچانا فرض ہے۔

خلاصہ (Executive Summary)

ابلاغی دستور العمل: سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 6 سوشل میڈیا کے موجودہ ڈیجیٹل دور کے مفسدات کے خلاف ایک جامع اور ابدی الہامی میڈیا کوڈ آف ایتھس (Media Code of Ethics) فراہم کرتی ہے۔

قرائت کا معجزہ لفظ واحد میں دو متواتر قراءات (مَقْرَأَتَا اور مَقْرَأَتَا) کا تنوع یہ سکھاتا ہے کہ افواہوں کے طوفان میں پہلا فرض "نفسیاتی و جذباتی توقف" (رک جانا) ہے اور دوسرا فرض "سائنسی و تحقیقی فیکٹ چیکنگ" ہے۔

سخت شرعی حکم: شریعتِ اسلامیہ میں سوشل میڈیا پر بغیر تحقیق کے کسی پوسٹ، تصویر، آڈیو یا ویڈیو کو شیئر کرنا صرف ایک انتظامی یا اخلاقی غلطی نہیں، بلکہ ایک سنگین گناہ اور جرم ہے، جس کا انجام دنیا میں سماجی تباہی اور آخرت میں سخت ترین جواب دہی ہے۔

ڈیجیٹل تقویٰ کی ضرورت: عصر حاضر میں ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ کلک، لائیک اور شیئر کی مروجہ لہر میں بہنے کے بجائے "ڈیجیٹل تقویٰ" اختیار کرے، اور گمنام یا غیر تصدیق شدہ ذرائع سے آنے والی معلومات کا بائیکاٹ کرے۔

عصر حاضر میں سوشل میڈیا کے ابلاغی چیلنجز اور قرآنی اصول تبیین: سورت الحجرات اور سیرت طیبہ کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

عہد نبوی کا نظام اطلاعات اور "تحقیق خبر" کے عملی شواہد

1- عہد نبوی کا نظام اطلاعات اور "تحقیق خبر" کے عملی شواہد

سورۃ الحجرات کی آیت تصدیق کے سبب نزول (واقعہ بنو مصطلق) کے علاوہ بھی حیات طیبہ میں ایسے متعدد مواقع آئے جہاں ابلاغی عدم توازن یا دشمن کی افواہ سازی کا مقابلہ آپ ﷺ نے وحی الہی کی روشنی میں اعلیٰ انتظامی اور تحقیقی صلاحیت سے فرمایا۔⁹

(الف) غزوہ احد اور ابلاغی بحران کا انتظام (Crisis Management)

غزوہ احد کے دوران جب یہ افواہ پھیل گئی کہ رسول اللہ ﷺ شہید ہو گئے ہیں، تو مسلمانوں کے ایک حصے میں شدید اضطراب پیدا ہوا اور بعض مجاہدین نے لڑائی ترک کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران میں یہ آیت نازل فرمائی:

(وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِنْ تَأْتُوا مَحِلًّا تَنِفِكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ)

"اور محمد (ﷺ) تو صرف ایک رسول ہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں، پھر اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم اگلے پاؤں پھر جاؤ گے؟" ¹⁰

نبوی طریقہ کار (The Prophetic Response): آپ ﷺ نے اس افواہ کے پیدا کردہ اعصابی دباؤ کے باوجود فوراً صحابہ کرام کو مجتمع فرمایا۔ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے جب آپ ﷺ کو زندہ سلامت دیکھا تو انہوں نے بلند آواز سے پکارا: "اے مسلمانوں! خوش ہو جاؤ، رسول اللہ ﷺ یہاں تشریف فرما ہیں!" آپ ﷺ نے انہیں خاموش رہنے کا اشارہ فرمایا تاکہ دشمن کو مسلم لشکر کی حتمی حکمت عملی کا علم نہ ہو سکے۔¹¹

فقہ السیرہ کا اصول: اس واقعے سے یہ اصول مستنبط ہوتا ہے کہ جنگی حالات یا شدید بحران میں افواہ کا جواب جذباتی بیجاں کے بجائے فکری یکسوئی، مرکزی قیادت سے وابستگی اور صورتحال کی فوری عملی تصدیق سے دیا جانا چاہیے۔

(ب) غزوہ احزاب اور جاسوسی و توثیق مصدر کا نظام

غزوہ احزاب (خندق) کے موقع پر جب مدینہ منورہ کے اندر موجود یہودی قبیلے بنو قریظہ کی طرف سے عہد شکنی اور مشرکین مکہ سے ساز باز کی افواہیں موصول ہوئیں، تو یہ خبر مدینہ کی سلامتی کے لیے انتہائی حساس تھی۔ اگر یہ خبر سچی تھی تو مسلمان دوہرے حصار میں آ جاتے، اور اگر جھوٹی تھی تو بلاوجہ ایک حلیف قبیلے سے جنگ چھڑ جاتی۔¹²

تبیین کا نبوی اسلوب: رسول اللہ ﷺ نے اس نازک موڑ پر محض افواہ یا کسی ایک منجر کی بات پر تکیہ نہیں فرمایا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کے ایک اعلیٰ سطحی وفد (جس میں سیدنا سعد بن معاذ، سیدنا سعد بن عبادہ، اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم شامل تھے) کو بنو قریظہ کی طرف روانہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے انہیں سخت ہدایت دی:

تم جاؤ اور معلوم کرو کہ جو خبر ہمیں پہنچی ہے کیا وہ سچ ہے؟ اگر وہ سچ ہو تو مجھے اجمالی اشارے میں بتانا تاکہ عام مسلمانوں میں خوف و ہراس نہ پھیلے، اور اگر وہ وفادار ہیں تو پبلک میں اس کا علانیہ اظہار کرنا۔"

تحقیقی نتیجہ: وفد نے وہاں جا کر دیکھا کہ بنو قریظہ نے علانیہ بدعہدی کا اظہار کیا اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کی۔

وفد نے واپس آکر اشارتاً "عضل وقارہ" (ماضی کے دو غدار قبیلوں کے نام) کہہ کر آپ ﷺ کو مطلع کر دیا۔ آپ ﷺ نے فوراً بلند آواز سے فرمایا: "اللہ اکبر! اے مسلمانوں، خوش ہو جاؤ (کہ اللہ کی مدد آنے والی ہے)"۔ اس طرح آپ ﷺ نے خبر کی تصدیق بھی فرمائی اور ابلاغی حکمتِ عملی کے ذریعے مسلمانوں کے مورال کو گرنے سے بھی بچالیا۔

2- شامل نبوی ﷺ اور اسلوبِ کلام: "عدمِ عجلت" کا عملی نمونہ

قرآن مجید کا اصول "فَتَكْتُمُوا" (توقف و تندر) آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کی عاداتِ جمیلہ اور اسلوبِ کلام میں رچا ہوا تھا۔ سیدنا ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے مروان بن حکم نے شامل نبوی ﷺ کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے آپ ﷺ کے کلام کی تفصیلی خصوصیات بیان فرمائیں۔

صاحبِ بصیرت کلام: آپ ﷺ کبھی بھی بلا ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کا کلام واضح، نپاتلا اور فصل (حق و باطل کے درمیان واضح فرق کرنے والا) ہوتا تھا، جس میں نہ فضول گوئی ہوتی تھی اور نہ ہی ادھورا پن۔ آپ ﷺ جب گفتگو فرماتے تو اس قدر ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے کہ اگر کوئی سننے والا الفاظ کو گنتا چاہتا تو گن لیتا۔¹³

ڈیجیٹل دنیا کے لیے درس: ڈیہ نبوی اسلوبِ کلام سوشل میڈیا کے موجودہ دور کے لیے "اینٹی وائرل ریفلیکس" کی بنیاد ہے۔ جہاں آج کا الگور تھم انسان کو تیز رفتاری، بغیر سوچے سمجھے تبصرہ کرنے اور سستی شہرت کے لیے فوری پوسٹ شیئر کرنے پر اکساتا ہے، وہیں اسوۂ نبوی ﷺ ہمیں سکھاتا ہے کہ ابلاغ میں وقار، ٹھہراؤ، اور الفاظ کے انتخاب میں انتہائی احتیاط لازم ہے۔

3- فقہ السیرہ کا عظیم اصول: "سیاق و سباق کا تحفظ" اور افواہ سازی کی ممانعت۔

سیرتِ پاک ﷺ کا گہرا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ ﷺ نے کلام کو اس کے اصل سیاق سے کاٹ کر پیش کرنے (Decontextualization) کو سخت ناپسند فرمایا۔ غزوہ تبوک کے موقع پر جب منافقین نے مسلمانوں کے دلوں میں رعب ڈالنے کے لیے روم کی سلطنت کے بڑے لشکر کی خبریں بڑھا چڑھا کر اور اصل سیاق سے ہٹ کر پیش کیں، تو قرآن اور صاحبِ سیرت ﷺ نے ان کے اس پروپیگنڈے کو بے نقاب فرمایا۔

واقعہ اُفک کا تعلیمی پہلو: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر منافقین کی طرف سے لگائی جانے والی جھوٹی تہمت (واقعہ اُفک) سیرتِ طیبہ کا وہ الم ناک باب ہے جس نے پورے مدینہ کو ایک ماہ تک شدید ابلاغی اعصابی تناؤ میں مبتلا رکھا۔ اس واقعے میں ملوث بعض مخلص صحابہ بھی محض اس وجہ سے گناہ کے مرتکب ہوئے کہ انہوں نے سنی سنائی بات کو بغیر تصدیق کے آگے بڑھا دیا۔

قرآنی و نبوی تادیب: اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں اس ابلاغی جرم پر سخت گرفت فرمائی:

لَوْ كَانُوا سَمِعُوا مَوْعِظَةً مِّنَ الْمَوْعِظَاتِ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا¹⁴

"جب تم نے اسے سنا تھا تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے لوگوں کے بارے میں نیک گمان کیوں نہ کیا؟"¹⁵

فقہ السیرہ کی رو سے اس واقعے سے یہ قانون واضح ہوتا ہے کہ جب تک کسی پاک دامن یا معزز شخص کے خلاف قطعی اور یقینی شواہد موجود نہ ہوں، اس وقت تک اس کے بارے میں منفی خبر کو آگے پھیلانا، بلکہ اس پر کان دھرنے کا بھی محصیت اور معاشرتی جرم

عصر حاضر میں سوشل میڈیا کے ابلاغی چیلنجز اور قرآنی اصولِ تبیین: سورت الحجرات اور سیرت طیبہ کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

توسیمی مراجع اور تقابلی جائزہ (جدول)

سیرتِ پاک ﷺ کے ان مآخذ اور ابلاغی چیلنجز کے حل کو مزید واضح کرنے کے لیے آرٹیکل کے تقابلی جدول میں درج ذیل سطروں (Rows) کا اضافہ کیا جا رہا ہے:

جدول

واقعہ سیرت / مآخذ	جدید ابلاغی چیلنج (Modern) (Challenge)	نبوی حکمتِ عملی و اصول (Prophetic) (Strategy)	فقهی و معاشرتی اثر (Socio-) (Legal Impact)
غزوہ احد کی افواہ	جنگی اور سیاسی بحرانوں میں فیک نیوز کے ذریعے مایوسی پھیلانا	فوری مرکزی رہنمائی اور سچائی کا اعلانیہ ابلاغ	اعصابی جنگ (Psychological Warfare) میں ثبات قدمی۔
غزوہ احزاب (وفدِ بنو قریظہ)	کسی اہم حلیف یا فریق کے بارے میں یکطرفہ بیانات پر کارروائی۔	اعلیٰ سطحی تفتیشی وفد کے ذریعے خفیہ و اعلانیہ حقائق کی جانچ۔	جذباتی فیصلوں کی روک تھام اور ملکی سلامتی کا تحفظ۔
واقعہ اُفک (سورۃ النور)	کردار (Character) (Assassination) اور آن لائن لہجہ۔	حسن ظن قائم رکھنا اور قطعی ثبوت کے بغیر کلام کی ممانعت۔	خاندانی نظام کا تحفظ اور انفراداری کا سد باب۔
شائلِ نبوی (ظہر کر بولنا)	پہلے شیر کرنے کی دوڑ اور سطحی ابلاغی کلچر۔	کلام میں توقف، تفکر اور الفاظ کی محدود و جامع تعداد	ڈیجیٹل وقار، متانت، اور سنجیدہ گفتگو کا فروغ

خلاصہ برائے سوانح و ابلاغ (Executive Summary Addendum)

جامع ابلاغی ماڈل: سیرت طیبہ ﷺ صرف نظریاتی احکامات کا مجموعہ نہیں ہے، بلکہ غزوہ احد، غزوہ احزاب اور واقعہ اُفک جیسے عظیم تاریخی واقعات کے ذریعے آپ ﷺ نے ابلاغ عامہ، بحرانوں کے انتظام (Crisis Management)، اور مصادر کی توثیق کا ایک مکمل عملی مآخذ فراہم کیا ہے۔

تبیین و تثبیت کا نبوی اطلاق: عہدِ نبوی میں کسی بھی تزویراتی (Strategic) خبر کے موصول ہونے پر مرکزی قیادت کی توثیق کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھایا جاتا تھا، جو کہ موجودہ دور میں فیکٹ چیکنگ کے تمام سائنسی اصولوں کا پیش خیمہ ہے۔

اخلاقی ذمہ داری: سیرتِ پاک ﷺ کا یہ درس واضح ہے کہ زبان یا قلم (اور موجودہ دور میں اسمارٹ فون کی اسکرین) سے

لکھنے والا ہر لفظ آخرت میں جواب دہی کے قانون کے تحت محفوظ ہو رہا ہے، لہذا ڈیجیٹل تقویٰ حیات طیبہ کا لازمی تقاضا ہے۔ غزوہ احزاب کے کٹھن ترین حالات میں جب افواہوں کے بازار گرم تھے، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے وفد کو بھیج کر خبر کی تصدیق فرمائی اور معاشرے کو فکری انتشار سے بچایا۔ کیا آج ہم اسوہ محمدی ﷺ کے سچے پیروکار ہونے کے ناطے، واٹس ایپ یا فیس بک پر موصول ہونے والی کسی بھی ایسی سنسنی خیز خبر جس سے کسی فرد کی عزت یا ملک و ملت کے امن کو خطرہ ہو کی تصدیق کے لیے چند منٹ کا توقف کرنے کے لیے تیار ہیں؟ یا ہم دشمن کے ابلاغی ہتھیار کا ایک بے جان پرزہ بن کر اپنے ہی بھائیوں کے خلاف پروپیگنڈے کا حصہ بن رہے ہیں؟

نتائج

اس تحقیقی مطالعے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ قرآن کریم نے خبر رسانی، معلومات کے تبادلے اور ابلاغی ذمہ داری کے حوالے سے ایسے بنیادی اصول عطا کیے ہیں جو نہ صرف اپنے عہد کے لیے رہنما تھے بلکہ موجودہ ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کے دور میں بھی مکمل معنویت رکھتے ہیں۔ سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 6 کا گہرا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اسلام میں کسی بھی خبر کو قبول کرنے سے پہلے اس کے ماخذ، حقیقت اور اثرات کی تحقیق بنیادی شرط ہے۔

تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ قرآنی اصطلاح "فَتَبَيَّنُوا" اور "فَتَحَقَّقُوا" جدید فیکٹ چیکنگ (Fact Checking) اور ذمہ دارانہ ڈیجیٹل رویے کے بنیادی اصولوں سے مکمل مطابقت رکھتی ہیں۔ قرآن کا یہ حکم کہ خبر ملنے کے بعد فوری ردِ عمل کے بجائے تحقیق اور توقف اختیار کیا جائے، آج کے اس تیز رفتار سوشل میڈیا ماحول میں نہایت اہم رہنمائی فراہم کرتا ہے جہاں ایک غیر مصدقہ خبر چند لمحوں میں لاکھوں افراد تک پہنچ کر معاشرتی نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔

مطالعے سے یہ بھی واضح ہوا کہ قرآن کریم نے خبر دینے والے کے کردار اور اعتبار کو بنیادی اہمیت دی ہے۔ "فاسق" کی قید کے ذریعے یہ اصول دیا گیا کہ معلومات کا ذریعہ قابلِ اعتماد ہونا چاہیے۔ موجودہ دور میں گمنام اکاؤنٹس، جعلی پروفائلز، غیر مصدقہ ویب سائٹس اور پروپیگنڈا پر مبنی ذرائع اسی قرآنی اصول کے تحت قابلِ تحقیق قرار پاتے ہیں۔

تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ فیک نیوز، افواہوں، کردار کشی، ڈیجیٹل ماب لپچنگ اور نظریاتی انتشار جیسے جدید ابلاغی مسائل دراصل انسانی جلد بازی، غیر ذمہ دارانہ شیرنگ اور تحقیق کے فقدان کا نتیجہ ہیں۔ سورۃ الحجرات کا ابلاغی منہج ان تمام مسائل کا اخلاقی، سماجی اور دینی حل پیش کرتا ہے۔

سیرت طیبہ ﷺ کے مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آئی کہ رسول اللہ ﷺ نے عملی زندگی میں بھی خبر کی تصدیق، حکمت، اعتدال اور ذمہ دارانہ ابلاغ کے اصولوں کو اختیار فرمایا۔ واقعہ بنو مصطلق، غزوہ احد، غزوہ احزاب اور واقعہ اُفک جیسے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی بھی غیر مصدقہ اطلاعات کی بنیاد پر فوری فیصلہ نہیں کیا بلکہ تحقیق، مشاورت اور حکمت عملی کے ذریعے معاملات کو حل فرمایا۔

واقعہ بنو مصطلق سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ کسی بھی خبر پر عمل کرنے سے پہلے اس کی حقیقت معلوم کرنا ضروری ہے، جبکہ غزوہ احزاب سے معلوم ہوتا ہے کہ حساس قومی و اجتماعی معاملات میں معلومات کی تصدیق اور مناسب ابلاغی حکمت عملی انتہائی

عصر حاضر میں سوشل میڈیا کے ابلاغی چیلنجز اور قرآنی اصولِ تبیین: سورت الحجرات اور سیرت طیبہ کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

ضروری ہے۔ اسی طرح واقعہً افک یہ سبق دیتا ہے کہ کسی فرد کی عزت و کردار کے بارے میں بغیر تحقیق گفتگو کرنا معاشرتی فساد اور اخلاقی تباہی کا سبب بنتا ہے۔

تحقیق نے یہ بھی واضح کیا کہ اسلامی تعلیمات میں آزادی اظہار کو ذمہ داری کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ اسلام ایسا ابلاغی نظام پیش کرتا ہے جس میں خبر کا مقصد اصلاح، خیر خواہی اور معاشرتی امن کا قیام ہو، نہ کہ انتشار، شہرت یا ذاتی مفاد کا حصول۔ موجودہ سوشل میڈیا کچھ میں "وائرل" ہونے کی خواہش نے خبر کی صحت اور اخلاقی ذمہ داری کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ قرآن کریم کا اصول تبیین انسان کو یہ شعور دیتا ہے کہ ہر پیغام، تصویر، ویڈیو یا خبر کو آگے بڑھانے سے پہلے اس کے نتائج اور اثرات پر غور کرنا ضروری ہے۔

یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ قرآن و سنت کی فراہم کردہ ابلاغی تعلیمات جدید میڈیا اخلاقیات کے لیے ایک جامع رہنما اصول فراہم کرتی ہیں۔ اگر موجودہ ڈیجیٹل معاشرہ قرآنی اصول تحقیق، احتیاط، سچائی اور ذمہ دارانہ ابلاغ کو اختیار کرے تو فیک نیوز، افواہ سازی اور سماجی انتشار جیسے مسائل میں نمایاں کمی لائی جاسکتی ہے۔

لہذا عصر حاضر میں ایک ایسے "ڈیجیٹل اخلاقی شعور" کی ضرورت ہے جو قرآن کے اصول تبیین اور سیرت نبوی ﷺ کے عملی نمونوں کی روشنی میں تشکیل پائے، تاکہ سوشل میڈیا کو فساد اور انتشار کے بجائے علم، خیر اور مثبت سماجی رابطے کا ذریعہ بنایا جاسکے۔

یہ نتائج آپ کے آرٹیکل کے باقی حصوں (Abstract)، تجزیہ، سیرت، سفارشات (کے ساتھ علمی طور پر ہم آہنگ ہیں اور جرنل/کانفرنس پیپر کے انداز میں ہیں۔



This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

1، القرآن، سورۃ الحجرات: آیت 06۔

2، ایضاً، آیت نمبر۔ 06

3، ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، *تفسیر القرآن العظیم*، دار الطبیعة للنشر والتوزیع، 1420ھ، جلد 7، ص 371-372

(بحوالہ مسند احمد، حدیث الحارث بن ضرار الخزازی)۔

- 4، القرطبي، محمد بن أحمد، *الجامع لأحكام القرآن*، دار الكتب المصرية- القاهرة، 1384هـ، جلد 16، ص 311-312.
- 5، الجصاص، أحمد بن علي الرازي، *أحكام القرآن*، دار إحياء التراث العربي- بيروت، 1405هـ، جلد 5، ص 279.
- 6، الزمخشري، محمود بن عمر، *الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل*، دار الكتب العربي- بيروت، 1407هـ، جلد 4، ص 362.
- 7، مسلم بن الحجاج القشيري، *صحیح مسلم*، مقدمة المجلد الأول، باب النهي عن الحديث بكل ما سمع، رقم الحديث: 5.
- 8، القرآن، سورة النساء، آيت 83.
- 9، البخاري، الصحيح، حديث: 2661؛ مسلم، الصحيح، حديث: 2770؛ ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، تفسير سورة النور: 11-362.
- 10، آل عمران: 144؛ ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، تفسير آيت 144؛ ابن هشام، السيرة النبوية، ذكر غزوة أحد).
- 11، ابن هشام، عبد الملك، السيرة النبوية، تحقيق: مصطفى السقا وآخرون، القاهرة: مكتبة مصطفى البابي الحلبي، ج 3، ص 84؛ ابن كثير، البداية والنهاية، بيروت: دار الفكر، ج 4، ص 39.
- 12، ابن هشام، السيرة النبوية، ج 3، ص 226-227 (مختلف طبعات)؛ ابن كثير، البداية والنهاية، ج 4، ص 106-108.
- 13، الترمذي، محمد بن عيسى، الشمائل المحمدية، باب ما جاء في كلام رسول الله ﷺ؛ ابوداؤد، السنن، كتاب الأدب، حديث 4839؛ البيهقي، دلائل النبوة، ج 1، ص 286-289.
- 14، القرآن، سورت، النور، آيت نمبر 15.
- 15، القرآن، سورة النور، آيت 12.
- 16، ابن هشام، عبد الملك، السيرة النبوية، ذكر غزوة تبوك.
- البخاري، محمد بن اسماعيل، الصحيح، كتاب المغازي، باب حديث الإفك، حديث 4141.
- مسلم، مسلم بن حجاج، الصحيح، كتاب التوبة، حديث 2770.
- ابن كثير، اسماعيل، تفسير القرآن العظيم، تفسير سورة النور: 11-20، سورة التوبة: 81-42.